REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۲۹ تار کا پتہ:- ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

ربوہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ״
سہ ماہی ۷ ״
خطبہ نمبر ۵ ״

برائے خطبہ نمبر ۴۳
یوم چہار شنبہ
روزنامہ کے
فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے (کے دام) ۱۰ آنے
۲۱ جمادی الاول سنہ ۱۳۸۱ھ

جلد ۵۰/۱۵ | یکم نبوت ۱۳۴۰ ہش | یکم نومبر سنہ ۱۹۶۱ء | نمبر ۲۵۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۳۱ اکتوبر بوقت ۸½ بجے صبح

کل شام کے وقت کچھ بے چینی اور اعصابی ضعف کی شکایت ہو گئی

رات نیند دیر سے آئی۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل اور کام والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

احباب جماعت تحریک جدید کے وعدے نمایاں اضافے کے ساتھ پیش کریں

سالِ نو کے اعلان پر وعدہ جات میں اضافے کی دو قابلِ قدر مثالیں

حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب مرحوم نے گزشتہ سے پیوستہ سال سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی علالت کے پیش نظر یہ تحریک فرمائی تھی کہ احباب جماعت نمایاں اضافہ کے ساتھ وعدہ جات تحریک جدید پیش کریں تاکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اشاعت اسلام کے متعلق کسی قسم کی تشویش نہ رہے۔ اور یہ عظیم الشان کام باحسن طریق انجام پاتا رہے۔ چنانچہ حضرت نواب صاحب ممدوح نے اس بارہ میں اپنا عملی نمونہ بھی پیش فرمایا۔ یعنی اپنا وعدہ سات سو سے بڑھا کر ایک ہزار روپے تک کر دیا۔ اس تحریک کو جماعت میں بہت وسیع کرنے کی ضرورت ہے۔ مخیر احباب کی تحریص و ترغیب کے لئے ذیل میں دو نمونے پیش کئے جاتے ہیں جو سال نو کا اعلان ہونے پر شائع ہوئے ہیں:

(۱) محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے گزشتہ سال دو صد روپیہ کا وعدہ فرمایا تھا امسال یعنی سال ۲۸ کے لئے ۵۰۰ روپے کا وعدہ فرمایا ہے۔

(۲) مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ کا وعدہ سال گزشتہ ۱۹۰ روپے تھا اور امسال ۳۵۰ روپے ہے۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

نمایاں اضافہ کی مثالیں انشاء اللہ آئندہ بھی ہدیۂ قارئین کی جاتی رہیں گی۔

(وکیل المال اول)

مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر کی تشریف آوری

اہلِ ربوہ کی طرف سے پُر تپاک خیر مقدم

ربوہ ۳۱ اکتوبر۔ مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر مبلغ انچارج احمدیہ مشن گھانا و امیر جماعت ہائے احمدیہ گھانا مغربی افریقہ معہ اہل و عیال کل مورخہ ۳۰ اکتوبر کی شام کو چناب ایکسپریس کے ذریعہ ربوہ تشریف لے آئے۔ اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر جمع ہو کر آپ کا پر تپاک خیر مقدم کیا۔ احباب نے آپ کو پھولوں کے ہار پہنائے۔ اور مصافحہ و معانقہ کر کے آپ کو اھلاً و سھلاً و مرحباً کہا۔ مکرم مولوی صاحب موصوف ۱۹۵۵ء میں بغرض اعلائے کلمۂ اسلام دوسری مرتبہ گھانا تشریف لے گئے تھے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم مولوی صاحب موصوف کا مرکز سلسلہ میں واپس آنا مبارک کرے۔ اور آپ کو خدمت اسلام و خدمت سلسلہ کی پیش از پیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ کے بھائی مکرم سید کلیم احمد شاہ صاحب کو لندن میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دوسری بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ حضرت سید عزیز اللہ شاہ صاحب مرحوم کی پوتی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے۔ نیک صالحہ اور خادمہ دین بنائے، دینی و دنیوی ترقیات دے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

نوٹ:۔ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ نے اس خوشی میں کسی مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری کرنے کے لئے پانچ روپے عنایت فرمائے ہیں۔ فجزاھا اللہ احسن الجزاء

(مینیجر الفضل ربوہ)

تقریب رخصتانہ

مورخہ ۲۹ اکتوبر سنہ ۱۹۶۱ء کو تین بجے سہ پہر حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب کی صاحبزادی نعیمہ بیگم صاحبہ ایم۔ اے لیکچرار جامعہ نصرت ربوہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد متعدد صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ناظر و وکلا صاحبان اور بہت سے دیگر احباب کے علاوہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے بھی شرکت فرمائی۔ نعیمہ بیگم صاحبہ کی شادی سید محمد اکرم شاہ صاحب انفارمیشن آفیسر محکمہ تعلقات عامہ حکومت مغربی پاکستان کے ہمراہ ہوئی ہے۔

تقریب رخصتانہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو مکرم عبد الرشید صاحب بھاٹی نے کی۔ بعد ازاں مجیب الرحمٰن صاحب درد نے درثمین میں سے "محمود کی آمین" کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ ازاں بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا فرمائی۔

ادارہ الفضل اس تقریب سعید پر حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دین و دنیا ہر دو لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے اور ہر دو کو رضائے الٰہی کی راہوں پر چلتے ہوئے باہم راحت و آرام اور خوشحالی کی زندگی نصیب کرے۔ آمین

کتاب راہِ ایمان کا انگریزی میں ترجمہ

ناصرات الاحمدیہ کے لئے ایک کتاب بطور نصاب لکھی جا چکی ہے۔ جس کا نام "راہِ ایمان" ہے اس کتاب کا انگریزی میں ترجمہ کروا دیا گیا ہے۔ ہر احمدی بچی کو اس کتاب کا پڑھنا ضروری ہے۔ آئندہ ناصرات الاحمدیہ کے کورس میں یہ کتاب رکھی گئی ہے۔ اور اس کتاب کا امتحان ہوا کرے گا۔ جو بچے انگریزی اسکولوں میں پڑھتے ہیں ان کو یہ کتاب ضرور منگوانی چاہیئے۔ کتاب کی قیمت علاوہ محصول ڈاک صرف ایک روپیہ ہے۔ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں خط لکھ کر یہ کتاب منگوائی جا سکتی ہے۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

فرمودات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

دنیوی خواہشات کے اسیر نہ بنو۔ اپنی ہر ضرورت اور ہر حاجت خدا تعالیٰ سے ہی مانگو

یہی وہ سچی توحید ہے جو انسان کو مومن کامل بناتی ہے۔

فرمودہ ۲۳ جون ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۳ جون ۱۹۴۷ء کو جو ملفوظات ارشاد فرمائے تھے۔ ان کا ایک حصہ الفضل ۸ اگست ۱۹۵۱ء میں شائع کیا جا چکا ہے۔ اب ان کا آخری حصہ افادۂ احباب کے لئے شائع کیا جا رہا ہے۔ یہ ملفوظات صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

فرمایا:

عام طور پر دیکھا گیا ہے

کہ دنیا کے لوگوں سے اچھے تعلقات رکھنا درحقیقت اپنے ہی مفاد کے پیش نظر ہوتا ہے اور اپنے نفس کی خواہشات کو پورا کرنا ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی بڑے آدمی کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ تو وہ اپنے دل میں یہ امید رکھتا ہے۔ کہ چونکہ یہ معزز آدمی ہے اس لئے مجھے اس کے ساتھ تعلق رکھنے سے فلاں فلاں فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔ گویا اس کی محبت کلی طور پر اپنے فائدہ کے لئے ہوتی ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص اپنے ماتحتوں اور مزدوروں کے ساتھ صلح رکھتا ہے۔ تو اس کے مد نظر یہ بات ہوتی ہے کہ اگر میں ان کے ساتھ اچھا تعلق رکھوں گا تو مجھے ان کی طرف سے

بغاوت کا اندیشہ

نہ رہے گا۔ غرض کسی شخص کا اپنے سے ادنیٰ یا اعلیٰ انسانوں کے ساتھ صلح رکھنا بعض دنیوی مفاد کے پیش نظر ہوتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص خدا تعالیٰ کے ساتھ صلح رکھے۔ تو اس کے سامنے کوئی مادی چیز نہیں ہوتی۔ بلکہ روحانی ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ صلح رکھنے والا اگر یہ سمجھ کر اس سے سچا تعلق پیدا کرتا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ فلاں چیز دے گا۔ یا فلاں فائدہ مجھے حاصل ہو جائے گا۔ تو یہ چیز امید کہلائے گی۔ نہ کہ طمع یا لالچ یا نفس پرستی اور اس کی اس امید میں

مادی فوائد

کی نسبت روحانیت زیادہ ہوگی۔ بلکہ خدا تعالیٰ سے مادی فوائد کی امید کی بنیاد بھی دراصل روحانیت پر ہی مبنی ہوتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ سے کسی قسم کے انعامات کی امید وہی شخص رکھ سکتا ہے۔ جو اس کے فضلوں اور اس کی رحمتوں اور اس کی عنایات پر ایمان رکھتا ہو۔

اگر کسی شخص کے دل میں خدا تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی عنایات اور اس کی ذات پر یقین ہی نہ ہو تو وہ مانگے گا کیسے پس جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی ذات سے مادی فوائد کی امید رکھتا ہے۔ تو یہ بھی روحانیت میں ہی شامل ہے۔ کیونکہ اس کا امید رکھنا ہی دلیل ہے اس بات کی کہ اسے

خدا تعالیٰ کے فضلوں پر کامل یقین ہے

مادیات دراصل دو قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک مادیات تو وہ ہوتی ہیں جو صرف انسانوں کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں اور وہ خالص دنیوی رنگ رکھتی ہیں مثلاً کسی انسان سے یہ امید رکھنا کہ وہ مجھے فلاں چیز دے دیگا۔ یہ خالص دنیوی رنگ رکھنے والی چیز ہے۔ مگر ایک مادی امید خدا تعالیٰ کی ذات سے تعلق رکھتی ہے۔ جو خالص روحانی ہوتی ہے۔ اور چاہے خدا تعالیٰ کی ذات سے جو خواہش کی جائے۔ وہ بظاہر مادی ہی نظر آئے۔ مگر اس کے پس پردہ روحانیت کام کر رہی ہوگی۔ مثلاً ایک شخص خدا تعالیٰ کی راہ میں کچھ خرچ کرتا ہے۔ وہ یتیموں۔ غریبوں۔

بیکسوں اور بیواؤں کی خبر گیری

کرتا ہے۔ اور ان پر خرچ کرنے کے بعد یہ امید رکھتا ہے کہ اس کے بدلہ میں خدا تعالیٰ مجھ پر فضل اور انعامات نازل کرے گا۔ اور مجھے نرینہ اولاد عطا فرمائے گا۔ تو گو اس کی یہ خواہش مادی رنگ رکھتی ہوگی۔ اور وہ مانگے گا خدا تعالیٰ سے اولاد ہی۔ مگر وہ خدا تعالیٰ کی ذات کو ایسی ہستی تسلیم کر رہا ہوگا۔ جو سب سے اعلیٰ ارفع اور برتر ہے۔ اور جس کا وجود مذہب اور روحانیت سے ثابت ہوتا ہے۔ دنیوی اور مادی رنگ میں ثابت نہیں ہوتا۔ گویا وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لا رہا ہوگا۔ اور

خدا تعالیٰ کی ذات سے امید رکھنے والا

دنیوی خواہشات کا اسیر نہیں کہلا سکتا بیشک کسی انسان سے کوئی امید رکھنا اپنے اندر روحانیت نہیں رکھتا۔ کیونکہ انسان اسکو نظر آتے ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ اس کو نظر نہیں آتا۔ اس کا وجود صرف مذہب کی کتابوں اور معجزات اور انبیاء کی باتوں سے ہی سمجھا جا سکتا ہے۔ اور اس کی ذات سے جو امید کی جاتی ہے وہ بالغیب ہوتی ہے۔ پس خدا تعالیٰ سے مانگنے والا بے شک بظاہر ایک مادی چیز مانگے گا۔ مثلاً کوئی شخص خدا تعالیٰ سے بیٹا مانگے۔ مگر اس کی یہ خواہش اس لئے اپنے اندر روحانیت رکھتی ہے۔ کہ جس ہستی سے وہ مانگ رہا ہے۔ وہ وراء الورای ہستی ہے

یہی وجہ ہے

کہ کسی انسان سے کوئی روحانی چیز مانگنا بھی شرک میں داخل ہے۔ اور خدا تعالیٰ سے مادی چیز مانگنا بھی روحانیت میں داخل ہے۔ فرض کرو ایک شخص کسی بزرگ کی قبر پر جا کر کہتا ہے۔ اے صاحب قبر تو مجھے شرک سے بچا لے یا اے صاحب قبر تو میرے اندر خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کر دے۔ تو گو یہ دونوں قسم کی خواہشات بظاہر روحانی رنگ رکھتی ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ انسان سے مانگنے کی وجہ سے یہ خواہشات مادی بن جاتی ہیں۔

شرک سے بچنے کی دعا

مانگنا یا خدا تعالیٰ کی محبت کے لئے دعا مانگنا ان دونوں دعاؤں کے الفاظ تو روحانی ہیں مگر انسان سے مانگنے کی وجہ سے مادی بن جاتی ہیں۔ اور ساتھ ہی مشرکانہ بھی۔ لیکن دوسری طرف ایک شخص خدا تعالیٰ کی ذات سے ایک ادنیٰ سے ادنیٰ چیز کی خواہش کرتا ہے مثلاً وہ بوٹ کا تسمہ ہی مانگتا ہے۔ تو اس کی یہ خواہش روحانی ہوگی۔ کیونکہ اس نے یہ خواہش ایک ایسی ہستی سے کی ہوگی جس کا وجود اسے بالمشاہدہ نظر نہیں آ سکتا۔ اور جس پر وہ

ایمان بالغیب رکھتا ہے

حضرت مسیح علیہ السلام کہتے ہیں کہ اگر تجھے جوتی کے لئے تسمہ کی بھی ضرورت ہو تو خدا تعالیٰ سے مانگ۔ پس کسی قبر پر جا کر صاحب قبر سے مانگنے والا خواہ شرک سے بچنے کی دعا کرے یا خدا تعالیٰ کی محبت اپنے اندر پیدا کرنے کے لئے دعا کرے۔ وہ مشرک ہوگا کیونکہ وہ صاحب قبر سے یہ سمجھ کر مانگ رہا ہوگا۔ کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی اور ہستی بھی دینے والی ہے۔ اسی طرح کسی شخص کو اگر بوٹ کے تسمہ کی ضرورت ہو۔ اور وہ کہے کہ میں خدا تعالیٰ سے نہیں مانگتا۔ تو وہ بھی مشرک کہلائے گا۔ کیونکہ ادنیٰ سی چیز کے لئے بھی خدا تعالیٰ سے منہ پھیر لینا شرک میں داخل ہے۔ پس ایک بندے سے اعلیٰ سے اعلیٰ چیز مانگنے والا اور خدا تعالیٰ سے ادنیٰ سے ادنیٰ چیز نہ مانگنے والا دونوں ہی مشرک ہوں گے۔ اسی لئے حضرت مسیح علیہ السلام نے کہا ہے کہ اگر تجھے جوتی کے تسمہ کی بھی ضرورت ہو تو خدا سے مانگ۔ یہی وہ سچی توحید ہے۔ جو انسان کو مومن کامل بناتی ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے جو اس کے ایمان کو مضبوط کرتی ہے۔

اعلان برائے پروگرام جلسہ سالانہ مستورات

جلسہ سالانہ مستورات ۱۹۶۱ء کا پروگرام مرتب کرنا ہے۔ جن بہنوں نے تقریر کرنی ہو یا مضمون پڑھ کر سنانا ہو براہ مہربانی ایک ہفتہ کے اندر اندر اطلاع دیں نیز مضمون اور تقریر کے عنوان سے بھی مطلع کریں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

حضرت نواب محمد عبداللہ خانصاحب مرحوم رضی اللہ عنہ

(مکرم صاحبزادہ کرنل مرزا داؤد احمد صاحب)

چودہ سو سال کے بعد مسیح محمدیؑ کا ظہور ہوا۔ یہ اس لئے ہوا کہ جو زندگی کے خواہاں ہیں انہیں دوبارہ ابدی زندگی دی جائے۔ یہ نور جس پر بھی پڑا اسکو منور کر گیا۔ اس نور نے انسانوں کی کایا پلٹ دی۔ اور وہ لوگ جو اس نور سے منور ہوئے وہ آخرین منھم لما یلحقوبھم کے مصداق ٹھہرے۔ کیونکہ انہوں نے اپنے آپ کو ہر رنگ میں صحابہؓ کے رنگ میں رنگین کر لیا۔ انہی میں سے حجۃ اللہ حضرت نواب محمد علی خانصاحب رضی اللہ عنہ کے سعید فرزند حضرت نواب محمد عبداللہ خانصاحب رضی اللہ عنہ تھے جن کی زندگی اپنے مطاع مسیح محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کامل اتباع سے ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین کا نمونہ ہو گئی۔ آپ کی زندگی کا نصب العین اپنے نفس کو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے مطابق ڈھالنا تھا۔ انہوں نے زندگی بھر شریعت کے ایک ایک شعشے کو قابلِ اتباع اور احترام سمجھا۔ اور کبھی ایچ پیچ نکالنے کی کوشش نہ کی اور کبھی بھی اپنے نفس کو شبہات میں نہ ڈالا۔ جب میں نے ہوش سنبھالا ہم ایک ہی گھر میں رہتے تھے۔ اور جہاں تک میری یادداشت کا تعلق ہے وہ ماضی میں ۱۹۱۹ء تک صحیح اور صاف ہے اس حساب سے مجھے بیالیس سال تک حضرت نواب محمد عبداللہ خانصاحبؓ کی زندگی کا مشاہدہ کرنے کا موقع ملا۔ میں نے انہیں الذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم کا کامل نمونہ پایا۔ اب میں مختصراً اپنے مشاہدات تحریر کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ پر ایمان اور توکل

۱۔ ارکان ایمان پر آپ کا کامل ایمان اور ان پر شدت سے عمل تھا۔ ارکانِ اسلام پر اس قسم کا ایمان اور عمل میں نے بہت کم لوگوں میں دیکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان کامل تھا۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ ان کے لئے خدا ہی خدا ہے باقی سب ہیچ ہے۔ کامیابی اور ناکامی میں ان کا سر ہمیشہ اسی کے آستانہ پر پڑا رہا۔ ابتلاؤں اور ناکامیوں کے وقت بھی ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہی رجوع رہا۔ اور اسی کو اپنا سہارا سمجھا۔ جب کبھی بھی کوئی اتفاق مقدر ہو گیا اور اسکے نتائج اپنی مرضی اور ارادوں کے خلاف ہوئے۔ تو خدا کی رضا کو خوشی سے قبول کیا۔ جب کبھی بھی کوئی ضرورت پیش آئی خواہ چھوٹی ہو یا بڑی ہمیشہ اسکے حصول کے لئے خدا تعالیٰ کا دروازہ کھٹکھٹایا اور اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ ان کی فوق العادت مدد اور نصرت فرمائی اور ہمیشہ ہی اپنی بے شمار دینی اور دنیوی نعمتوں سے نوازا۔ میں نے بعض اوقات دیکھا کہ جب تمام ظاہری اور دنیوی اسباب منقطع ہو گئے تو پھر بھی انہوں نے ہمت نہ ہاری اور دنیوی شکست کو قبول نہ کیا۔ اپنے مولا کی طرف رجوع قائم رکھا۔ اور پھر ہم نے خود دیکھا کہ وہ خدا جو نیست سے ہست کرتا ہے اس نے ان کی مدد فرمائی اور بغیر اسباب کے کامیابی عطا فرمائی۔ آپ مسنون اور دوسری دعاؤں میں ہمیشہ لگے رہتے تھے۔ آپ نے اپنی کامیابی کا گر ہمیشہ ادعونی استجب لکم کو ہی سمجھا۔ ایک دفعہ ان کی سندھ کی زمینوں کی آمد کا ذکر ایک بزرگ کے سامنے ہوا۔ تو انہوں نے فرمایا "تم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ انکے پاس جو گُر ہے وہ تمہارے پاس نہیں (یعنی دعا کا حربہ) وہ تو اگر مٹی کو بھی ہاتھ لگائے تو سونا کر دے گا"

اصل میں خدا تعالیٰ پر یقین محکم اور دعا ہی ان کی کامیابیوں کا راز تھی۔ جب بھی کوئی ضرورت پیش آئی پیشتر اسکے کہ اسباب کی طرف رجوع کیا جائے انہوں نے ہمیشہ اپنے مالک حقیقی کا ہی دروازہ کھٹکھٹایا اور وہ بھی اپنے بندے کا عجز۔ یقین کامل اور ایمان کامل دیکھ کر ہمیشہ رجوع برحمت ہوا۔

عشق رسولؐ اور عشق قرآن

اپنے مطاع سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت ہی نہیں بلکہ عشق تھا کثرت سے حضور پر درود بھیجتے رہتے تھے اور اپنے مخدوم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کی انتہائی کوشش کرتے رہتے تھے اور ان کی ہمیشہ یہی کوشش ہوتی تھی کہ ان کا ہر عمل قرآن وسنتِ رسولؐ اور حدیث کے مطابق ہو اور اس پر نہایت شدت اور استقلال کے ساتھ عمل کرتے تھے۔ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپ کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عشق تھا۔ اور آپ نے حضورؑ کی تعلیم اور اتباع کو ہی ذریعہ نجات سمجھا۔ آپ قرآن مجید کی کثرت سے تلاوت کرتے تھے۔ خصوصاً قرآن الفجر نہایت خشوع اور الحاح سے پڑھتے۔ آپ ہمیشہ قرآن کریم کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ ہر لفظ پر غور کیا جا رہا ہے اور ہر لفظ سے دل گداز ہو رہا ہے حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے قرآن مجید کے درسوں میں باقاعدہ شامل ہوتے رہے تھے۔ قرآن مجید کا علم ان بزرگوں کی صحبت اور فیض کی وجہ سے بہت وسیع تھا پھر بھی سلسلہ کے کسی نہ کسی عالم کو اپنے پاس رکھ لیتے اور اسکے ساتھ قرآن مجید ترجمہ اور تفسیر کے ساتھ دہراتے رہتے تھے۔

نماز

نماز ہمیشہ نہایت خشوع اور حضورِ قلب کے ساتھ ادا کرتے تھے یوں معلوم ہوتا تھا کہ جیسے آپ اپنے خدا تعالیٰ کو دیکھ رہے ہیں گویا فرمان نبوی کانک تراہ کے پورے مصداق تھے۔ نماز باجماعت کے لئے بے حد کوشش کرتے تھے۔ جہاں بھی قیام ہوتا خواہ سفر ہو یا گھر۔ نماز باجماعت ادا کرتے تھے حتّٰی کہ بیماری کے دوران میں بھی یہی کوشش رہی کہ نماز باجماعت پڑھوں اور لوگوں کو بھی پڑھواؤں۔ آپ جب سندھ گئے تو وہاں پہنچتے ہی مستقل طور پر نماز باجماعت کا التزام فرمایا اور اسی مقصد کے لئے اپنے ہمراہ حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب رضی اللہ عنہٗ کو بھی لے گئے تھے تاکہ نیکی اور تقویٰ کا ماحول قائم رہے۔ آپ نے اپنی آخری عمر اور بیماری کا حصہ ۱۰۸۔ سی میں گذارا۔ اور یہاں پر بھی آپ کی ہمیشہ کوشش یہی رہی کہ نماز باجماعت قائم ہو۔ اکثر سخت بیماری کے باوجود بھی نماز میں شامل ہو جاتے تھے واقعی آپ سیدنا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق ان لوگوں میں سے تھے کہ جن کا دل مسجد میں لگتا تھا۔ آپ تہجد کی نماز نہایت التزام سے پڑھتے تھے۔ جہاں تک میں نے دیکھا سوائے بیماری کے شاید ہی تہجد کی نماز کا ناغہ پڑا ہو۔ تہجد کی نماز میں سوز اور رقت کی وجہ سے ان کی آواز اکثر سنائی دیتی تھی۔

روزے

رمضان کے روزے بھی نہایت التزام کے ساتھ رکھتے تھے۔ مگر جب سے دل کی بیماری ہوئی روزے نہ رکھ سکتے تھے۔ جس کا ان کو افسوس رہتا تھا مگر فدیہ ادا کر دیا کرتے تھے۔ رمضان میں دوستوں اور غرباء کے لئے روزہ افطاری کا بندوبست نہایت اعلیٰ اور اہتمام سے کرتے تھے اور اسی میں خوشی محسوس کرتے تھے

لوگوں کو کھانا کھلانا اور سلام کہنا

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا اسلام بہتر ہے آپ نے فرمایا کھانا کھلاؤ جس کو جانتے ہو اور جس کو نہ جانتے ہو۔ اور سلام کرو جس کو جانتے ہو اور نہ جانتے ہو حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع میں مہمان یا مسافر خواہ امیر ہو یا غریب اس کے کھانے کا انتظام نہایت بے تکلف کرتے تھے بلکہ یہ کوشش کرتے کہ اس کو اپنے ساتھ کھانا کھلائیں۔ وقت بے وقت مہمان نوازی کے لئے نہایت مستعد رہتے تھے۔ اور گھر والوں کو تاکید کرتے تھے کہ مہمان کی خاطر مدارت میں کوئی فرق نہ آئے۔ اور اکثر اچھا کھانا مہمانوں کے لئے بھجوا دیتے تھے خواہ گھر والوں کے لئے بچے یا نہ بچے۔ مہمان نوازی اس مسرت اور خوشی سے کرتے تھے کہ آنے والے کا دل باغ باغ ہو جاتا تھا۔ اور مہمان نوازی کا فرض ملازموں پر نہیں چھوڑ دیتے تھے۔ آپ سلام کرنے میں ابتدا کرتے تھے اور کبھی آپکے دل میں اپنی وجاہت کا خیال نہ آتا تھا کہ لوگ ان کو پہلے سلام کریں بلکہ یہی کوشش رہتی تھی کہ سلام میں ابتداء کریں خواہ ان کو پہچانتے ہوں یا نہ پہچانتے ہوں۔

خاکساری

دل کے نہایت ہی غریب اور حلیم تھے اگر کبھی کسی سے ناراض ہو گئے یا کسی شخص نے جان بوجھ کر نقصان پہنچایا۔ یا برا بھلا کہا تو پھر بھی اس کو بہت جلد معاف کر دیتے تھے۔ الغرض آپ والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس کا نمونہ تھے ہم لوگ بعض وقت حیران ہو جاتے تھے کہ باوجود بعض لوگوں کی سخت دشمنی اور شرارت کے وہ کس طرح اتنی جلدی ان کو معاف کر دیتے تھے۔

حیاء اور غیرت

دین کے لئے نہایت باحیاء باغیرت اور نڈر تھے اور کبھی نہی عن المنکر کے لئے کسی سے نہ ڈرتے تھے۔ جب کسی شخص کا کوئی فعل شریعت کے خلاف دیکھ لیتے تھے۔ خواہ وہ

(بقیہ صفحہ ۵ پر)

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا جرمنی میں ورود

مشن کے کام کا جائزہ اور قیمتی ہدایات

(مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب مبلغ انچارج جرمن مشن)

اپنے حالیہ دورۂ یورپ و امریکہ کے دوران مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر ۳ر اکتوبر کو ہمبرگ تشریف لائے۔

اپنے پانچ روزہ قیام کے دوران آپ نے پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ جرمن احمدیوں سے ملاقات فرمائی۔ مشن کے کاموں کا جائزہ لیا۔ اور آئندہ ترقی کے امکانات کا مطالعہ کیا۔ نیز ترک مسلمانوں سے ملاقات فرمائی اور جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں خصوصاً امریکہ کی جماعتوں کے بارہ میں تفصیل سے معلومات بہم پہنچائیں۔

آپ کی آمد سے قبل تمام اہم اخباروں میں آپ کے دورہ کی غرض و غایت کے بارہ میں خبریں شائع ہو چکی تھیں۔ ہمبرگ میں آپ کی آمد اور مشن کے کاموں کے جائزہ اور آئندہ کام کو بڑھانے کے سلسلہ میں اخبارات نے خاص طور سے ذکر کیا۔ مورخہ ۵ر اکتوبر کو مشن ہاؤس میں ایک پریس کانفرنس منعقد کی گئی۔ جس میں جرمنی نیوز ایجنسی کے علاوہ اہم اخبارات کے نمائندے بھی شامل ہوئے۔ پریس کانفرنس ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ جس کے دوران رپورٹرز نے آپ کے دورۂ امریکہ و یورپ کے تاثرات نیز اسلام کی تبلیغ کی ترقی کے امکانات کے بارہ میں سوالات کئے۔ آپ نے نمائندگان کو بتایا کہ بہت جلد زیورک میں مسجد کا سنگ بنیاد رکھا جا رہا ہے۔ اور مستقبل قریب میں کوپن ہیگن میں بھی مسجد تعمیر کی جائے گی۔ سپین میں مذہبی آزادی کے بارہ میں ایک سوال کے جواب میں آپ نے بتایا کہ سپین میں نہ صرف مسلمانوں کو ہی تبلیغ کی اجازت نہیں بلکہ دوسرے عیسائی فرقوں کو بھی وہاں پر کام کرنے کا موقع نہیں دیا جاتا۔ آپ نے فرمایا اس صورتِ حال کے باوجود ہمارا مشن وہاں پر کام کر رہا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے لوگ اسلام کی طرف مائل ہو رہے ہیں اور آپ نے اپنے قیام سپین میں کئی ایک سپینش مسلمانوں سے ملاقات فرمائی ہے۔ امریکہ میں اسلام کی ترقی کے امکانات کے بارہ میں آپ نے بتایا کہ وہاں پر کالے لوگوں میں خاص طور سے اسلام مقبول ہو رہا ہے اور سفید آبادی میں بھی اسلام کی طرف رجحان بڑھتا جا رہا ہے۔ ایک سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ امریکن حبشی مسٹر کنگ کی تحریک قطعاً اسلامی تحریک نہیں ہے جو کہ سراسر رنگ و نسل کی بنیاد پر قائم کی گئی ہے اور جس کا مقصدِ اوّل سفید نسل کو دنیا سے نیست و نابود کرنا ہے۔ جب کہ اسلام رنگ و نسل کے امتیاز کو مٹانے کی تعلیم دیتا ہے۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے جرمنی میں مشن کے کام پر اطمینان کا اظہار کیا اور نمائندگان کو بتایا کہ اس وقت ہمارے تین مشن یہاں پر کام کر رہے ہیں اور دو جگہوں (ہمبرگ اور فرینکفورٹ) پر ہم مساجد تعمیر کر چکے ہیں۔ اس وقت جرمنی میں ہمارے چار مبلغ کام کر رہے ہیں جن میں سے ایک (نومبرگ) کے انچارج مسٹر عمر ہوفر جرمن نو مسلم ہیں۔ فوٹو گرافرز نے آپ کی متعدد تصاویر بھی لیں۔

دوسرے روز مورخہ ۶ر اکتوبر کو جمعہ تھا۔ نماز جمعہ میں جرمن نو مسلموں کے علاوہ متعدد ترک مسلمان بھی شامل ہوئے۔ جنہوں نے نماز جمعہ کے بعد آپ سے امریکہ و یورپ کے مشنوں کے بارہ میں متعدد سوالات پوچھے اور جماعت کی تبلیغی سرگرمیوں کو سراہا اور آپ نے آئندہ تبلیغی پروگرام کے بارہ میں متعدد استفسارات کئے۔

اسی شام ہمبرگ میں مقیم جرمن احمدیوں کی ایک میٹنگ میں آپ نے شمولیت فرمائی۔ یہ محفل تین گھنٹے تک جاری رہی۔ جس میں علاوہ اپنے دورہ کے تاثرات بتانے کے محترم صاحبزادہ صاحب نے جرمن احمدیوں سے جرمنی میں تبلیغ کا دائرہ وسیع کرنے کے لئے تجاویز پوچھیں۔ آپ نے فرمایا کہ آپ لوگ یہاں کے حالات سے بہتر طور پر واقف ہیں۔ اس لئے آپ کی تجاویز یقیناً ہمارے کام میں بہت سی سہولت پیدا کر دیں گی۔ اس پر تمام حاضرین مجلس نے مختلف تجاویز پیش کیں۔ ہمارے نوجوان نو مسلم مسٹر بلوشر (اسلامی نام بشیر ہے) نے جرمن نوجوانوں کے نئے رجحانات کے بارہ میں بڑی تفصیل سے بتایا کہ کس طرح سے لوگ عیسائیت سے متنفر ہو رہے ہیں اور منتظر ہیں کہ اسلام جیسے زندہ مذہب کا پیغام ان تک پہنچے تا پیشتر اسکے کہ سارا جرمن لامذہبیت کی گود میں جا گرے ہم اسے ایک طاقتور اور بہت محبت کرنے والے خدا کی غلامی میں لے آئیں۔ آپ نے بتایا کہ ہم لوگ جو اسلام کی نعمت کو پانے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں ہمارے دلوں میں یہ جذبہ موجزن ہے کہ یہ پیغام جرمنی کے ہر فرزند تک پہنچائیں۔ آپ کے علاوہ ہمارے دیگر احمدی احباب نے بھی بہت سی تجاویز پیش کیں جن پر عمل کرنے کے نتیجہ میں انشاء اللہ ہمارا کام بہت وسعت حاصل کر جائے گا۔ مکرم میاں صاحب نے اپنی قیمتی ہدایات سے جماعت کے ممبران کو نوازا اور نوجوانوں کو آگے آکر اپنا وقت اسلام کی خاطر صرف کرنے کی دعوت دی آپ نے نوجوانوں کے جذبہ کو سراہا اور خاص طور سے مسٹر بشیر کے ولولہ کی تعریف کی اور فرمایا کہ اگر یہاں کی مجلس خدام الاحمدیہ ان تجاویز کو اپنے پروگرام میں شامل کر کے مجنونانہ رنگ میں کام کرے تو انشاء اللہ اس کے نتائج بہت خوشگوار ہوں گے۔ آپ نے افریقہ میں جماعت کی تبلیغی مساعی کا خاص طور سے ذکر کیا اور بتایا کہ کس طرح وہاں ہمارے مشنوں کو غیر معمولی کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے نو مسلم جرمن بھائیوں کے لئے یہ محفل اور میاں صاحب کی نصائح مہمیز کا کام دیں گی اور وہ پہلے سے بھی زیادہ جوش و خلوص کے ساتھ تبلیغ اسلام میں ہمارا ہاتھ بٹائیں گے۔

مکرم میاں صاحب نے مشن کے طریق کار اور اشاعت لٹریچر اور دیگر اجتماعی و انفرادی تبلیغ کے تمام شعبوں کا جائزہ لیا اور بڑی تفصیل سے ہر امر کے بارہ میں معلومات حاصل کیں اور ہدایات سے نوازا۔ آپ کی ہمبرگ میں آمد مشن کی کارگزاری میں ایک نیا جوش اور ولولہ پیدا کرنے کا باعث ہوئی ہے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کی آمد کو اس ملک میں اسلام کے روشن مستقبل کا پیش خیمہ ہونے کا ایک عجیب رنگ میں اظہار فرمایا اور وہ اس طرح کہ آپ کی آمد کے ساتھ ہی ایک جرمن کا (جو نیوی میں افسر ہیں) احمدیت قبول کرنے کا خط موصول ہوا۔ الحمد للہ

مورخہ ۸ر اکتوبر کو میاں صاحب کوپن ہیگن کے لئے روانہ ہوئے۔ جہاں آپ نے سکنڈے نیوین مشن کا معائنہ کیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مکرم میاں صاحب کا حامی و ناصر ہو اور انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔ (بتوسط وکالت تبشیر)

سکنڈے نیویا مشن میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا ورود

یورپ میں ایک اور مسجد تعمیر کرنے کا فیصلہ

حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب یورپ میں قیام کے دوران سکنڈے نیویا مشن کے دورہ پر بھی تشریف لے گئے۔ آپ کوپن ہیگن میں ۸ر اکتوبر کو پہنچے اور ۱۲ر اکتوبر کو واپس ہیگ تشریف لے گئے۔ ان دنوں میں آپ نے تبلیغی اور انتظامی امور کا جائزہ لیا اور ان امور کے علاوہ اشاعتِ لٹریچر کے متعلق انچارج سکنڈے نیوین مشن کی ضروری رہنمائی فرمائی۔

نیز ڈنمارک میں اسلام کی روز افزوں ترقی کے پیش نظر مکرم صاحبزادہ صاحب نے فیصلہ فرمایا کہ کوپن ہیگن میں زمین خرید کر مسجد کی تعمیر کا انتظام کیا جائے۔ چنانچہ زمین کی خرید کے لئے کارروائی شروع کر دی گئی ہے۔ جب تک مسجد تعمیر نہیں ہوتی اس وقت تک کے لئے عارضی طور پر ایک مشن ہاؤس خرید لیا گیا ہے

پریس کانفرنس

مسجد کی تعمیر کی خبر کو ملکی پریس نے نمایاں اہمیت دی ہے۔ مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی آمد پر ایک پریس کانفرنس منعقد کی گئی جس میں کثرت سے پریس رپورٹرز اور نیوز ایجنسیز کے نمائندے شامل ہوئے۔ اور پچاس کثیر الاشاعت اخبارات نے پریس کانفرنس کی رپورٹ کو شائع کیا اور اہم صفحات پر آپ کے فوٹو اور بیان کو جگہ دی۔ خاص طور پر مسجد کی تعمیر کی تجویز کو نمایاں رنگ میں بڑی بڑی سرخیوں کے ساتھ شائع کیا۔ مثلاً ایک سرخی یہ تھی:۔

"گنبد اور منارہ کے ساتھ کوپن ہیگن کے سنٹر میں ایک مسجد تعمیر کی جائیگی" آگے چلکر خبر میں لکھا:۔

"یہ فیصلہ کہ مسجد جلد تعمیر کی جائے گی، اس بنیاد پر کیا گیا ہے کہ سکنڈے نیویا اور خصوصاً ڈنمارک میں اسلام جلد جلد ترقی کر رہا ہے اور ڈنمارک کے مسلمانوں کی اکثریت کوپن ہیگن میں رہتی ہے"۔

"جماعت احمدیہ نے ساری دنیا میں تبلیغی مشن قائم کر رکھے ہیں اور ان مشنوں کے نگران محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ہیں جنہوں نے اپنے فیصلہ کا اعلان گذشتہ رات پریس کانفرنس میں کیا ہے"۔

احباب کو علم ہے کہ اس سے پہلے یورپ میں کئی مقامات پر احمدیہ مساجد موجود ہیں۔ مثلاً لنڈن، ہمبرگ اور فرینکفورٹ (جرمنی) اور ہیگ (ہالینڈ) میں

مقامی جماعت کا عشائیہ

محترم صاحبزادہ صاحب کے اعزاز میں ڈنمارک کے نو احمدی احباب نے بھی عشائیہ پیش کیا جس میں بہت سے معززین مدعو تھے۔ احباب آپ کے التفات اور اخلاق سے بہت متاثر ہوئے۔ دوسرا عشائیہ سویڈن کی جماعت نے پیش کیا۔ یہاں کی مجلس خدام الاحمدیہ کے قائد مکرم ابراہیم ہیگ و تیج کی بچی کا نام محترم صاحبزادہ صاحب نے آمنہ رکھا اور اس کے کانوں میں اذان دی۔

محترم صاحبزادہ صاحب کے استفسار پر معلوم ہوا کہ مکرم ابراہیم ہیگ وتیج صاحب مغل نسل سے ہیں۔ مگر وہ یوگوسلاویہ میں پیدا ہوئے انکے آباؤ اجداد ترکی اور ایرانی تھے گویا نسلی لحاظ سے بھی ان کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ہے۔ حضرت ابراہیم ہیگ وتیج صاحب بڑے شوق سے تبلیغ کرتے ہیں اور ان کے ذریعہ ۱۲ احباب مشرف به اسلام ہو چکے ہیں

ترجمہ قرآن مجید ڈینش

ترجمہ قرآن مجید ڈینش جو اب تک سات پاروں تک چھپ چکا ہے اس کی تکمیل اشاعت کے متعلق بھی

انصار اللہ کے ساتویں سالانہ اجتماع کی مختصر روئداد

۲۷ اکتوبر کا دوسرا اجلاس

انصار اللہ کا ساتواں سالانہ اجتماع دعاؤں ذکر الٰہی اور انابت الی اللہ کے روح پرور ماحول میں ۲۷ اکتوبر ۱۹۶۱ء سے ۲۹ اکتوبر ۱۹۶۱ء تک جاری رہا۔ اس کے افتتاحی اجلاس کی مختصر روئداد ۲۹ اکتوبر کے الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ دوسرے اجلاس کی روئداد ذیل میں شائع کی جا رہی ہے :

مورخہ ۲۷ اکتوبر کو پونے پانچ بجے شام افتتاحی اجلاس کے اختتام پذیر ہونے کے بعد شام تک تفریحی ورزشی مقابلہ جات ہوئے جن میں جملہ انصار نے بہت ذوق و شوق سے حصہ لیا۔ ان میں والی بال، رسہ کشی، رک ریس، اگرکی دوڑ۔ کلائی پکڑنا اور مشاہدہ و معائنہ کے مقابلہ جات شامل تھے۔ ان مقابلوں میں نہ صرف مقامی انصار بلکہ بیرونی مجالس کے انصار بھی بہت پیش پیش رہے۔

اجلاس دوم

مغرب اور عشاء کی باجماعت نمازوں کی ادائیگی اور طعام کے بعد اجتماع کا دوسرا اجلاس ساڑھے سات بجے شب مکرم بابو قاسم دین صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی جو مکرم حافظ شفیق احمد صاحب نے کی بعد ازاں مکرم ماسٹر عبد الکریم صاحب نے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ ازاں بعد محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا درس دیا۔ آپ نے حضور علیہ السلام کی تصانیف فتح اسلام اور اسلامی اصول کی فلاسفی کے بعض منتخب اقتباسات پڑھ کر سنائے۔

بعدہٗ قائدین مجلس مرکزیہ نے اپنے اپنے شعبہ جات کے کام کی تفصیلی رپورٹیں پیش کیں۔ سب سے پہلے مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد قائد عمومی نے اپنے شعبہ کی رپورٹ پڑھ کر سنائی جس میں آپ نے گزشتہ دس ماہ کی کارگذاری پر روشنی ڈالی۔ آپ کے بعد علی الترتیب قائد مال مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب، قائد تعلیم مکرم محمد ابراہیم صاحب ناصر، قائد اصلاح و ارشاد مکرم مولانا ابو العطاء صاحب، نائب قائد تربیت مکرم چوہدری فضل احمد صاحب اور قائد خدمت خلق مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ نے اپنے اپنے شعبے کی رپورٹیں پڑھ کر سنائیں۔

مجلس شوریٰ کا اجلاس

بعد ازاں ساڑھے آٹھ بجے شب کے قریب مجلس شوریٰ کا پہلا اجلاس شروع ہوا۔

صدر اجلاس مکرم بابو قاسم دین صاحب نے سب سے پہلے ایجنڈے کی تجویز نمبر ۱ متعلقہ انتخاب صدر برائے ۱۹۶۲ تا ۱۹۶۴ء مجلس شوریٰ کے سامنے بیان کی۔ آپ نے نمائندگان سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ میں صدر کے عہدہ کے لئے بیرونی مجالس انصار اللہ نے محترم جناب صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا نام تجویز کیا ہے۔ اگر آپ سب نمائندگان کو اس سے اتفاق ہو تو محترم صاحبزادہ صاحب کا نام منظوری کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کر دیا جائے۔ اس پر جملہ نمائندگان نے باواز بلند اس تجویز کی تائید کی۔ اس پر محترم بابو قاسم دین صاحب نے اعلان فرمایا چونکہ جملہ نمائندگان نے مجالس انصار اللہ کی اس تجویز سے پورا پورا اتفاق کرتے ہوئے متفقہ طور پر اس کے حق میں اپنی رائے کا اظہار کیا ہے لہٰذا محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کا نام منظوری کے لئے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کر دیا جائے گا۔

بعد ازاں شوریٰ کی جملہ کارروائی محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی زیر صدارت پایۂ تکمیل کو پہنچی۔ ایجنڈا دس تجاویز پر مشتمل تھا۔ ان میں سے اس اجلاس میں تجاویز نمبر ۲، ۳، ۵ اور ۹ زیر غور آئیں۔ تجویز نمبر ۲ کے تحت نمائندگان نے اس امر سے اتفاق کیا کہ ماہنامہ انصار اللہ کی اشاعت کم از کم دو ہزار تک پہنچائی جائے۔ تجویز نمبر ۳ اس امر پر مشتمل تھی کہ چونکہ ماہنامہ انصار اللہ اپنے موجودہ سالانہ چندہ کے ساتھ خود کفیل نہیں اس لئے اس کی قیمت چھ روپے سالانہ کر دی جائے نمائندگان نے اس سے اتفاق نہ کرتے ہوئے اس رائے کا اظہار کیا کہ قیمت بڑھانے کی بجائے اشاعت کو زیادہ سے زیادہ بڑھا کر اخراجات پورے کرنے کی کوشش کی جائے۔ چنانچہ محترم صدر صاحب نے نمائندگان کے اس مشورے کو قبول کرتے ہوئے فرمایا قیمت نہیں بڑھائی جائے گی۔ تاہم دوستوں کو چاہئے کہ وہ اپنے اپنے حلقے میں ماہنامہ کو متعارف کرائیں اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں ایسے خریدار مہیا کریں جو رسالہ کا بشوق مطالعہ کر کے اس سے صحیح رنگ میں استفادہ کرنے والے ہوں۔ تجویز نمبر ۵ جو قیادت مال کی طرف سے پیش کی گئی تھی کہ چندہ سالانہ اجتماع کی شرح ۷۵ پیسے سے بڑھا کر ایک روپیہ فی رکن کر دی جائے تاکہ اجتماع کے اخراجات پورے ہو سکیں۔ جملہ نمائندگان نے اس سے اتفاق کیا۔ چنانچہ یہ تجویز منظور کر لی گئی۔

تجویز نمبر ۹ مجلس انصار اللہ ملتان چھاؤنی کی طرف سے تھی۔ اس میں کہا گیا تھا کہ پندرہ پیسہ فی روپیہ شرح چندہ مجلس کم ہے اسے بڑھا کر آدھا آنہ پیسہ فی روپیہ شرح کر دی جائے۔ اس تجویز کے حق میں اور خلاف متعدد تقاریر ہوئیں۔ بالآخر رائے شماری میں ۷۶ ووٹ اس تجویز کے حق میں اور ۴۰ اس کے خلاف آئے چنانچہ یہ تجویز کثرت رائے سے منظور ہو گئی۔

بعد ازاں ایجنڈے کی بقیہ تجاویز پر غور مجلس شوریٰ کے اگلے اجلاس پر ملتوی کر دیا گیا۔

بعدہٗ مکرم محمد ابراہیم صاحب ناصر قائد تعلیم مجلس مرکزیہ نے قرآن مجید کا درس دیا جس میں آپ نے سورۃ الحج کے ایک رکوع کی تفسیر بیان فرمائی۔ بعد ازاں پونے دس بجے شب کے قریب اجتماع کا دوسرا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(باقی)

حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ

(بقیہ صفحہ ۳)

شخص تھے ہی بڑا ہو یا بڑی جرأت اور بہادری سے منع کرتے تھے۔ دین کے معاملے میں کسی سے نہ ڈرتے تھے۔ صرف خدا تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے احکام کے سامنے سر جھکاتے تھے جب کبھی اپنی غلطی کا علم ہو جاتا تو اسے بہادری کے ساتھ چھوڑ دیتے تھے۔ بلکہ اپنی غلطی کا اعتراف کرنے میں کوئی جھجھک محسوس نہ کرتے تھے

صدقات اور غریب پروری

صدقات اور غرباء پروری میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے سینکڑوں لوگوں کو ان سے فیض پہنچا اور بعض کی تو سالہا سال تک مدد کی تاکہ وہ اپنی تعلیم کو مکمل کر سکیں۔ اور اگر خود مدد نہیں کر سکتے تھے تو عزیزوں اور دوستوں کو تحریک کرتے تھے کہ فلاں مستحق اور غریب کی مدد کی جائے۔

اولاد سے محبت

اولاد سے شدید محبت کرنے والے باپ تھے۔ اپنے اہل کے ساتھ نہایت نیک اور احترام والا سلوک کرتے تھے۔ میں نہایت وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حدیث خیرکم خیرکم لاھلہ ان پر چسپاں ہوتی ہے۔

شکر

طبیعت میں شکر کا مادہ بے انتہا تھا ہر حال میں اور ہر وقت خدا تعالیٰ کا شکر اور اس کی نعمتوں کا ذکر کرتے رہتے تھے میرا ذاتی خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں جو دنیوی طور پر اتنا نوازا اس کی وجہ ان کی شکر مند طبیعت تھی لئن شکرتم لازیدنکم کے راز کو انہوں نے خوب سمجھ لیا تھا اور یہی ان کی دنیوی فراوانی کی کلید تھی۔

بیالیس سال کے مشاہدہ کو چند صفحوں میں بند نہیں کیا جا سکتا میں ایک حدیث قدسی لکھ کر اپنے مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سات شخصوں کو اپنے سایہ میں لے گا اس دن کہ جس دن اس کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ (۱) حاکم عادل (۲) وہ جوان جو اپنی عبادت میں بڑھا بڑھا ہو (۳) وہ شخص جس کا دل مسجد میں لگا رہتا ہو (۴) وہ دو شخص کہ جب جمع ہوں تو اس کے لئے اور جب جدا ہوں تو اس کے لئے (۵) وہ شخص جو چھپا کر صدقہ دے یہاں تک کہ اس کے بایاں ہاتھ کو معلوم تک نہ ہو کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا (۶) وہ شخص جس کو کوئی معزز اور باجمال عورت زنا کے لئے بلائے اور وہ کہہ دے میں اللہ سے ڈرتا ہوں (۷) جو شخص خلوت میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرے اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں۔ میں نے حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب میں اس حدیث کی اکثر صفات پائیں۔

مجھے اللہ تعالیٰ سے کامل امید ہے کہ اس دن وہ اللہ تعالیٰ کے سائے میں ہوں گے جس دن کہ اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رحمت اور اپنے فضلوں سے ڈھانپ لے گا۔ روز قیامت کے دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں اور اپنے مطاع محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جھنڈے کے نیچے کھڑے ہوں گے۔

درخواست دعا

خاکسار کے والد محترم چوہدری دین محمد صاحب عرصہ دراز سے بیمار چلے آ رہے تھے اور میں خود بھی ان دنوں بیمار ہوں احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں شفاء کاملہ عاجلہ عطا فرمائے آمین

(عبد الستار دار الصدر غربی ربوہ)

ہمارے زمیندار اور مزارع حضرات توجہ فرمائیں!

سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے عہد مبارک میں پیغام توحید دوراست سے خطۂ عالم کو معمور کرنے کے لئے ایک وسیع پروگرام کے ماتحت غیر ممالک میں تعمیر مساجد کا کام شروع ہے۔ اس سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ الودود نے اپنی جماعت کو ہر پیشہ کے لحاظ سے تقسیم فرما کر ایک لائحہ عمل ارشاد فرمادیا ہے۔ اس لائحہ عمل میں زمیندار اور مزارعہ حضرات کے بارہ میں حضور فرماتے ہیں:-

"زمیندار احباب جن کی زمین دس ایکڑ سے کم ہو وہ ایک آنہ (چھ پیسہ) فی ایکڑ اور اس سے زائد زمین والے دو آنہ (تیرہ پیسے) فی ایکڑ کے حساب سے دیا کریں۔ مزارع احباب جن کی مزارعت دس ایکڑ سے کم ہو وہ دو پیسہ (تین نئے پیسے) فی ایکڑ اور زائد مزارعت والے ایک آنہ (چھ پیسہ) فی ایکڑ کی شرح سے مسجد فنڈ دیا کریں"

فصل خریف کی کٹائی عنقریب شروع ہونے والی ہے۔ امید ہے کہ ہمارے زمیندار اور مزارعہ احباب اپنے پیارے آقا المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے مذکورہ بالا ارشاد کی تعمیل میں کوشاں ہونگے اور اپنے مقدس امام ایدہ اللہ الودود کی دعائیں حاصل کر کے اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں کے وارث بنیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کی محبت میں غیر معمولی برکت ڈالے اور آپ کو خدمت دین کی کما حقہٗ توفیق بخشے۔ آمین

اسلامی شعار - پردہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"باوجود اتنے بڑے انعام کے کہ خدا تعالیٰ نے لوگوں کی سہولت کے لئے ہر قسم کے احکام دے دیئے ہیں۔ اگر کوئی شخص پردہ کو چھوڑتا ہے تو اس کے معنے یہ ہیں کہ وہ قرآن کی ہتک کرتا ہے۔ ایسے انسان سے ہمارا کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ ہماری جماعت کے مردوں اور عورتوں کا فرض ہے کہ وہ ایسے احمدی مردوں اور ایسی احمدی عورتوں سے کوئی تعلق نہ رکھیں"

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ - ربوہ)

جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر

"الفضل" کا باتصویر سالانہ نمبر شائع ہوگا

حسب معمول انشاء اللہ اس دفعہ بھی جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر الفضل کا عظیم الشان، دیدہ زیب اور باتصویر سالانہ نمبر شائع ہوگا۔ جو نہایت قیمتی اور بلند پایہ دینی مضامین پر مشتمل ہوگا۔

جماعت کے تمام اہل علم و اہل قلم اصحاب سے درخواست ہے کہ وہ اس نمبر کے لئے اپنے قیمتی مضامین ارسال فرما کر ادارہ الفضل کی قلمی معاونت فرمائیں۔

مشتہرین کو بھی جلد سے جلد اشتہارات کے آرڈر بھجوانے چاہئیں۔ تاخیر سے آنے والے اشتہارات ممکن ہے جگہ حاصل نہ کر سکیں۔

درخواست دعا: میرا بڑا لڑکا عزیز محمد امین اے سی سی کلرک بھرتی ہو کر راولپنڈی گیا ہے احباب جماعت اس کی نمایاں کامیابی، درازئ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ (ناظر علی خاں سابق نمبردار کھوکھر چک نمبر ۶ گھیم سنگھ والا ضلع لائلپور)

وصولی چندہ وقف جدید - سال چہارم

مندرجہ ذیل احباب نے چندہ وقف جدید ادا سال فرمادیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان مخلصین پر فضل کرے اور دین و دنیا کی ترقیات سے نوازے۔ آمین (ناظم مال وقف جدید)

- مکرم مرزا عبدالحق صاحب امیر ضلع سرگودھا بلا تفصیل ۔۔ ۵۰۰
- " ملک عبدالرحمٰن صاحب رئیس قصور (ماہوار قسط) ۔۔ ۱۰۰
- " ڈاکٹر عبدالمنان صاحب چمیئر ضلع نوابشاہ ۔۔ ۷۰
- " عبدالرشید صاحب عابد معلم وقف جدید عمر آباد سندھ ۷۵ - ۲۸
- " ناصر احمد صاحب سیکرٹری مال ۲ ۔ A.D ۲۰ ضلع سرگودھا بلا تفصیل ۔۔ ۲۵
- " ملک عبدالماجد صاحب گجرات شہر ۵۶ - ۶
- " سعید احمد صاحب بٹ " ۳۷ - ۶
- " نیک محمد صاحب بھون سیکرٹری مال ضلع جہلم بلا تفصیل ۵۰ - ۹
- " ملک شریف احمد صاحب سوک کلاں ضلع گجرات ۵۰ - ۶
- فاطمہ بی بی صاحبہ اہلیہ " " ۲۵ - ۶
- " عبدالغفور صاحب سیکرٹری مال لاڑکانہ بلا تفصیل ۵۰ - ۶
- " چوہدری مظفر الدین صاحب دفتر بیت المال ربوہ ۲۵ - ۶
- " ڈاکٹر نور الدین صاحب بڈھا ملہی ضلع سیالکوٹ ۔۔ ۱۰
- " حسن محمد صاحب گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ ۲۵ - ۶
- " محمد شفیع صاحب " " ۔۔ ۷
- " بشیر احمد صاحب سیکرٹری مال ظفر آباد ضلع حیدر آباد بلا تفصیل ۔۔ ۱۰
- مکرم شیخ عبدالمجید صاحب ماڈل ٹاؤن بی لائلپور شہر ۔۔ ۱۰
- " داؤد احمد صاحب داؤد جنرل سٹور ربوہ ۵۰ - ۶
- " محمد یوسف ملک صاحب سیالکوٹ چھاؤنی ۵۰ - ۶
- " کیپٹن نثار احمد صاحب " " ۔۔ ۷
- اہلیہ و بچگان " " ۔۔ ۱۳
- " چوہدری فیض احمد صاحب مرحوم کنری سندھ ۶۲ - ۶
- " اہلیہ صاحبہ " " " ۶۲ - ۶
- " چوہدری عبدالسمیع صاحب " " ۶۲ - ۶
- " چوہدری فیض احمد صاحب " " ۶۲ - ۶
- " شیخ عبدالحمید صاحب مزنگ لاہور ۔۔ ۱۰
- " محمد صدیق صاحب سیالکوٹی دی ایشو افریقن کمپنی لاہور ۵۰ - ۶
- " سید منیر احمد شاہ صاحب صدر جھنگ ۷۵ - ۱۳
- اہلیہ صاحبہ " " ۲۵ - ۱۲
- اہلیہ صاحبہ و بچگان " " ۲۵ - ۱۲
- " کرنل اقبال احمد صاحب کیمبل پور وعدہ ملتان ۔۔ ۱۰
- " مستری محمد احمد صاحب منور ربوہ ۳۱ - ۱۰
- " سید عبدالعزیز صاحب بہلولپور ضلع لائلپور ۵۰ - ۶
- " ڈاکٹر اللہ دتہ کریم صاحب بھلوال ضلع سرگودھا ۵۰ - ۶
- " چوہدری عطاء اللہ صاحب چک ۹ پنیار " ۲۵ - ۶
- " میاں محمد شریف صاحب گوجرہ ضلع لائلپور ۶۲ - ۶
- اہلیہ صاحبہ " " ۳۷ - ۶

حضرت نواب محمد عبداللہ خاں صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات پر

مجلس عاملہ جماعت احمدیہ حویلیاں ضلع ہزارہ کی قرارداد تعزیت

مجلس عاملہ جماعت احمدیہ حویلیاں نے اپنے اجلاس منعقدہ ۶ ۱۰/۶۱ مندرجہ ذیل قرارداد تعزیت پاس کی:

جماعت احمدیہ حویلیاں حضرت نواب محمد عبداللہ خاں صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات پر دلی رنج و افسوس کا اظہار کرتی ہے۔ مرحوم نہایت ہی شریف النفس، متواضع اور دعاگو انسان تھے۔ احمدیت کی خدمت کے لئے آپ کے دل میں بے حد تڑپ تھی۔ جماعت احمدیہ حویلیاں اس صدمہ عظیم میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان حضرت نواب محمد علی خاں صاحب سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔ اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اپنے خاص قرب کا مقام عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کا خود حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔ آمین ثم آمین

(مشتاق احمد مرزا سیکرٹری مال جماعت احمدیہ حویلیاں)

درخواستہائے دعا

۱۔ اس عاجز پر اچانک بیماری کا سخت حملہ ہوا ہے۔ کمزور بہت ہوں۔ احباب کرام سے دعا کی التجا کرتا ہوں۔ (صوبیدار مرزا غلام حسین۔ ڈیری سیداں ضلع جہلم)

۲۔ میرے لڑکے اکثر بیمار رہتے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے (محمد شفیع کوئٹہ چھاؤنی)

اعلانات نکاح

۱۔ مورخہ ۲ اکتوبر ۱۹۶۱ء کو مکرم و محترم الحاج شیخ بشیر احمد صاحب جج ہائیکورٹ لاہور نے عزیزم مکرم خلیفہ عبدالمنان صاحب بی۔ ایس۔ سی انجینئر لاہور پسر مکرم محترم خلیفہ عبدالرحیم صاحب آف جموں کا نکاح میری نسبتی ہمشیرہ عزیزہ امۃ النصیر صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ بنت مکرم محترم شیخ عطاء اللہ صاحب مرحوم نومسلم سے بعوض مبلغ آٹھ ہزار روپیہ حق مہر بمقام جودھامل بلڈنگ بعد نماز مغرب پڑھا۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرما دے۔ آمین

مکرم محترم شیخ عطاء اللہ صاحب مرحوم حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے اسلام میں داخل ہوئے تھے۔

(خاکسار نصیر الحق خان ۱۲۶/۱ ایبٹ آباد۔ لاہور)

۲۔ کل مورخہ ۱۹ کو مسجد احمدیہ محلہ دارالنصر ربوہ میں عبدالحمید خان ولد عبدالکریم خان ساکن خوشاب کا نکاح مسماۃ رضیہ سلطانہ بنت بابو محمد بخش صاحب سے بعوض -/۱۰۰۰ مہر پر مولوی ابوالمنیر نورالحق مولوی فاضل نے پڑھا۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے یہ رشتہ بابرکت کرے۔

(حافظ عبدالکریم سکرٹری مال خوشاب)

اعلان نکاح و تقریب رخصتانہ

مورخہ ۲۶ بعد نماز ظہر مسجد محلہ دارالرحمت غربی میں محترمہ امۃ الحلیم صاحبہ بنت محترم چوہدری فرزند علی صاحب کا نکاح مکرم ڈاکٹر طاہر احمد صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ابن محترم چوہدری محمد یعقوب صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک نمبر ۱۳۱ ج۔ب گوکھووال ضلع لائلپور کے ساتھ بعوض مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر مکرم جناب مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے پڑھا اور اسی روز ۵ بجے سہ پہر تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

چوہدری نعیم احمد ظفر منیجر فلور ملز غلہ منڈی ربوہ

دفتر سے خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینیجر)